© rasailojaraid.com

نظرات

ذرا تصور کیجئے امرجنسی کے نفاذ سے پہلے حالت کیا تھی ؟ ملک تیزی سے طوائف الملوکی اور انارکی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ لاقانونیت عام تھی، حکومت کا رعب داب اور وقار مجروح ہوگیا تھا۔ ہر شخص اور ہر گروہ اپنی من مانی کرنے پر تلا ہوا تھا۔ ہر روز اسٹرائک، مظاہرہ اور بند کا ہنگامہ بپا تھا۔ لڑکیوں اور عورتوں کے لئے ریل میں یا بس میں سفر کرنا ایک صبر آزما کام تھا، دفتروں میں فرض منصبی ادا کرنے کی رفتار بہت سست اور رشوت ستانی اور دوسرے ناجائز ذرائع آمدنی کی ترغیبات تیز سے تیز تر ہوگئی تھیں، یونیورسٹیاں سیاست اور ناشائستہ حرکات کا اکھاڑہ بنکے رہ گئی تھیں، قیمتیں بڑھ رہی تھیں، ضروری اشیائے خورونوش اور دوائیں بلیک مارکیٹ کی رونق بن گئی تھیں، ملاوٹ کا چلن بے روک ٹوک تھا، فرقہ وارانہ فسادات روزمرہ کا معمول ہوگئے تھے، غرض کہ شہری زندگی کا امن و امان اور سکون و عافیت مفقود ہوتا جارہا تھا اور جمہوریت کے غلط استعمال نے ملک اور قوم کی ترقی اور خوش حالی کی راہ میں رکاوٹوں اور موانع کی سنگین دیواریں کھڑی کردی تھیں۔

جو بیماریاں کہ کہنہ اور دیرینہ ہوں اور جن کی جڑیں گہری ہوں، امرجنسی کوئی جادو کی چھڑی تو نہیں ہے کہ اس کے نافذ ہوتے ہی وہ سب یک بیک کافور ہوجائیں اور مریض بالکل صحتمند اور توانا ہوجائے، لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ امرجنسی صورت حال کی اصلاح کی طرف ایک نہایت موثر اور مفید اقدام ہے اور اس نے ملک کا چہرہ بدل دیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگ ڈسپلن اور ضبط و نظم کے عادی ہوتے جا رہے ہیں، بحیثیت پر امن اور پابندِ قانون شہری کے جو اُن کے فرائض اور واجباتِ حیات ہیں اُن کا ذمہ دارانہ احساس بجا آوری اُن میں پیدا ہو رہا ہے اور عوام کی مشکلات آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جمہوریت سب سے اعلیٰ اور ترقی یافتہ نظامِ حکومت ہے، لیکن وہ بذات خود مقصد نہیں، بلکہ ایک اصول ہے اور اصول مقاصد کے لئے ہوتے ہیں، مقاصد اصول کے لئے نہیں ہوتے، کوئی دوا کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی مقوی اور مفرح ہو، لیکن ہر مریض کو اور ہر وقت نہیں دی جا سکتی، ایمرجنسی جمہوریت کی نفی ہرگز نہیں ہے، بلکہ جمہوریت اور حسن معاشرت کے تقاضے کیا ہیں؟ ان کی تعلیم و تربیت اور لوگوں کو اُن کا عادی بنانے کے لئے ایک وقفہ ہے، جیسا کہ محترمہ وزیر اعظم بار بار اعلان بھی کر رہی ہیں، اس حیثیت سے ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

اسلام کے نظام حکومت کا مزاج اور اس کی اسپرٹ جمہوری ہے، قرآن میں ہے "وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ" لیکن اس کے باوجود شریعت میں نظام حکومت کی کوئی خاص اور معین شکل مقرر نہیں کی گئی بلکہ اس کا فیصلہ ارباب حل و عقد پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ حالات اور وقت کے تقاضہ کی روشنی میں جو شکل قرین صواب سمجھیں اختیار کریں، یہ حالات کس طرح بدلتے ہیں اس کا اندازہ اس سے ہوگا کہ ایک مرتبہ چند لوگوں نے حضرت علی سے پوچھا: "اس کی کیا وجہ ہے کہ شیخین (حضرت ابو بکر و عمر) کے زمانہ میں وہ اختلافات نہیں تھے جو آپ کے زمانہ میں ہیں" حضرت علی نے فرمایا: "وجہ یہ ہے کہ شیخین کے عہد میں مسلمان میرے جیسے تھے اور اب میرے عہد میں تمہارے جیسے مسلمان ہیں" آج ہندوستان اور ایشیا و افریقہ کے دوسرے نو آزاد شدہ ممالک میں جو سیاسی رد و بدل ہو رہا ہے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ شریعت اسلام میں ایک

© rasailojaraid.com